

PM Shehbaz Sharif Interaction With Cabinet

02-08-2024

میں تمام honourable members of cabinet کو اور دیگر

honourable سرکاری افسران کو میں خوش آمدید کہتا ہوں آج جس طرح ہم نے کل تمام جو ہماری اتحادی پارٹیاں ہیں انہوں نے کل ایک مشاورت کے بعد فیصلہ کیا کہ آج اسماعیل ہانیہ جن کو تہران میں شہید کر دیا گیا اور بدترین سفاکی کا ایک اور منظر سامنے آیا ہے جس کو پوری دنیا نے پاکستان سمیت ترکی، ملیشیا اور دوسرے ممالک چین نے روس نے اس کی شدید ترین الفاظ میں مذمت کی ہے پاکستان نے بھی اس کی بھرپور مذمت کی ہے دفتر خارجہ نے deputy prime minister نے باقاعدہ ایک بیان جاری کیا کل ہماری میٹنگ ہوئی اتحادی جماعتوں کے ساتھ اس میں ہم نے نہ صرف اس کی بھرپور اس کی مذمت کی ہے بلکہ ہم نے جو دنیا کے عالمی ادارے ہیں جو امن و امان قائم کرنے کے لیے آج سے کئی دہائیوں پہلے وہ معرض وجود میں آئے ان کا میں سمجھتا ہوں کہ آج ضمیر جاگنا چاہیے کہ جو کچھ فلسطین میں غزہ میں جو ایک بدترین تباہی ہو رہی ہے دن رات ایک خاتون جو شہید کر دی گئی اور شہادت کے بعد ان کے جو ایک بچہ تھا وہ surgery کے ذریعے ان کو وہ زندہ ہے میرا خیال میں اللہ تعالیٰ اس کی زندگی دے اندازہ فرمائیں کہ اس طرح کی سفاکی الفاظ میں بیان نہیں کی جاسکتی تو آج جمعے کے بعد غائبانہ نماز جنازہ بھی کی بھی اپیل کی گئی ہے تو اس کے لیے میں نے سپیکر صاحب کو بھی کہا ہے میں خود بھی فیصلہ کر لیں گے میں وزیراعظم house کی مسجد میں وہاں پر میں جو اپنے senior

وزراء ہیں ان کے ساتھ غائبانہ نماز جنازہ ادا کروں گا یہاں پر جس طرح program بنے گا انشاء اللہ دوسری بات میں آج کا بینہ کی میٹنگ سے پہلے یہ گزارش کرنا چاہتا تھا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ ہماری حکومت منتخب ہوئی ڈے ون سے ہم نے بجلی کا جو بحران ہے اس کو حل کرنے کے لیے شبانہ روز ہماری کاوشیں جاری ہیں اور یہ کوئی سیاست برائے سیاست کے حوالے سے نہیں بلکہ سیاست ایک ذریعہ عوامی خدمت کے حوالے سے اور مسلم لیگ ن کا ایک ریکارڈ ہے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میاں محمد نواز شریف کے دور میں بیس بیس گھنٹے کی لوڈ شیڈنگ کا خاتمہ ہوا یہ اللہ تعالیٰ کا بے پایا فضل و کرم ہے کہ یہ کریڈٹ میاں محمد نواز شریف کو جاتا ہے ان کی حکومت کو جاتا ہے ان کے وزراء کو جاتا ہے اس زمانے کے اس وقت آپ جانتے ہیں کہ کوئی بھی بجلی پیدا کرنے کے اس میدان میں بڑی سرمایہ کاری کے لیے تیار نہیں تھا بغیر کسی تفصیل میں جائے بڑے اختصار کے ساتھ میں کہنا چاہتا ہوں کہ چین وہ واحد ملک تھا جس نے سی پیک کے تحت سرمایہ کاری کا ہمیں عندیہ دیا میاں نواز شریف کے ساتھ دو ہزار پندرہ میں اپریل میں یہی اسلام آباد میں معاہدہ ہوا اور پھر آپ نے دیکھا دیکھتے ہی دیکھتے ہزاروں میگا watts بجلی کے منصوبے لگانے کے اوپر کام شروع ہوا اور تاریخ کی تیز ترین میں سمجھتا ہوں کہ سپیڈ پر یہ منصوبے لگائے گئے پھر حکومت پاکستان نے چار ایل این جی کے plants لگائے اور وہ تقریباً پانچ ہزار میگا watts اور وہ جدید ترین ان کی efficiency ان کی جو تھی وہ باسٹھ سے تریسٹھ فیصد تھی turbines کی 63% اور 64% اس زمانے میں بھی اور آج بھی میں سمجھتا ہوں کہ وہ سب سے زیادہ efficient مشینیں ہیں وہ تھیں اور بلا خوف تردید میں یہ کہہ سکتا ہوں یہ

کریڈٹ جاتا ہے میاں نواز شریف کی حکومت کو کہ تاریخ کے سب سے سستے ترین پلانٹس لگے وہ سستے ترین ساڑھے آٹھ لاکھ ڈالر تھانپیر امیگا watts ان کا ٹیرف اور یہ ساڑھے چار لاکھ ڈالر میں لگے اور یہی وجہ ہے بغیر کسی طعنہ زنی کے یہی وجہ ہے کہ آج تک اس مد میں private sector کو سرمایہ کاری کی ہمت نہیں ہوئی اس کی وجوہات میں نہیں جانا چاہتا آپ سب جانتے ہیں کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ ہے وہ کاوشیں جو نواز شریف کے دور میں ہوئیں اور اس پہلے 1994 کے 2000 کے جو agreements ہیں ہمیں کسی agreement کو یا کسی دور کو طعنہ کا نشانہ نہیں بنانا چاہیے کیونکہ ہم سیاست نہیں کر رہے یہ سیاست نہیں ہے یہ پاکستان کے سب سے بڑے challenge کو resolve کرنے کی ایک بڑے اخلاص کے ساتھ ایک کاوش ہے اس لیے میں یہ کہتا ہوں کہ ہمیں اس بارے میں جو ہماری حکومت نے پچھلے ساڑھے چار پونے پانچ مہینوں میں کام کیا ہے اس کو وزارت بجلی آہ پاور کو وزارت خزانہ کو اور جو وزارت پلاننگ کو اور ڈپٹی پرائمری منسٹر کو ڈیفنس منسٹر کو مل کر قوم کو بتانا چاہیے اس کے ہم نے کیا کیا اس بارے میں اقدامات اٹھائے ہیں کچھ کامیں ابھی ذکر کروں گا لہذا میری گزارش یہ ہے کہ ہمیں اس بارے میں یہ ہمارا اپنا agenda ہے یہ نواز شریف کا agenda ہے کہ بجلی کو سستی کرنا جتنا بھی ہم سستا کر سکیں یہ اتحادی حکومت کا یہ agenda ہے جس میں آصف زرداری شامل ہیں جس میں بلاول بھٹو شامل ہیں جس میں علیم خان صاحب شامل ہیں جس میں چوہدری سالک شامل ہیں جس میں ایم کیو ایم کے ڈاکٹر خالد شامل ہیں اور دوسرے جو اس میں ایم پی ہے تو کہ آج ہمیں اس بارے میں یہ دو ٹوک فیصلہ کرنا چاہیے کہ اس کے اوپر سیاست عوامی تو ہیں

کے مترادف ہے کہ یہ تو ہمارا اپنا agenda ہے یہ کسی ایک جماعت کا مطالبہ نہیں ہے پوری قوم کا غریب آدمی کا دن رات مجھ سے آپ سے اپنا ماضی کی حکومتوں سے یہ مطالبہ ہے کہ جناب ہماری یہ جو بجلی کا معاملہ ہے اس کو resolve کریں اور یہ ایک بڑا پیچیدہ معاملہ ہے اور میں نے بار بار یہ بات کہی اور آج پھر یہ بات even at the cost of reputation کہنا چاہتا ہوں کہ power سیکٹر اور ایف بی آر یہ دو وہ ادارے ہیں جو کہ جس میں ہم سب سوار ہیں اگر اس میں ہم کامیاب ہو گئے ان دونوں اداروں کو efficient بنانے میں اور corruption سے صاف کرنے میں تو یہ کشتی جو ہے الحمد للہ سے نکل کر کنارے پر لگے گی اور اگر ادارے صحیح نہ ہوئے خدا نخواستہ مجھے کوئی شک نہیں کہ صحیح کیوں نہیں ہوں گے انشاء اللہ ہوں گے تو پھر میں اپنی زبان پہ وہ الفاظ نہیں لانا چاہتا کہ پھر وہ ناؤ ڈوب سکتی ہے خدا نخواستہ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں عوام کی مشکلات کا پورا ادراک ہے تو ہم نے یہ سارے اقدامات کیے ہیں اور یہ ساری کاوشیں جاری ہیں اور میں پوچھتا ہوں ان political party سے جب ان کے ایک صوبے میں کے پی میں حکومت تھی تو کیا کیا انہوں نے ان اس دس سالہ دور میں ایک دوران کا مخلوط حکومت کا تھا ایک دوران کا خالص اپنی حکومت کا تھا۔ تو اس دور میں انہوں نے کیا کیا؟ بڑے بڑے نعرے لگائے گئے تھے کہ تین سو چھوٹے چھوٹے ڈیمز ہم بنانے جا رہے ہیں کیا ایک ڈیم بھی بنا کتنی سرمایہ کاری کی انہوں نے پن بجلی کے لیے جو کہ کے پی الحمد للہ تعالیٰ نے پن بجلی کے ذخائر سے مالا مال کیا ہے کتنی انہوں نے وہاں پر ہزار یا سو میگا واٹ تو دور کی بات ہے پندرہ بیس میگا واٹ کا بھی وہ کون سا ڈیم بنایا انہوں نے؟ تو باتیں کرنا بڑی

آسان ہے عمل کرنا ایک بڑا مشکل کام ہے قوم کو بتانا چاہیے کہ یہ جو agenda ہے یہ نواز
 شریف کا agenda ہے یہ شہباز شریف کا agenda ہے یہ آصف علی زرداری بلاول بھٹو
 کا agenda ہے یہ ڈاکٹر خالد کا agenda ہے یہ علیم خان صاحب کا agenda ہے
 یہ پوری قوم کا agenda ہے تو اس کے اوپر سیاست کرنا یہ عوامی توفیر کی توہین ہے تو اس میں
 سمجھتا ہوں کہ ہمیں آہ جو آہ آہ کرنا چاہیے کہ غریب آدمی کی شنوائی اس کے لیے ہم دن رات ہم
 جھٹ جائیں جو کہ الحمد للہ اس کے اوپر بہت کام کیا جا رہا ہے اور بڑی ایک اچھی طریقے سے کیا جا
 رہا ہے مثال کے طور پر ابھی چند ہفتے پہلے بلوچستان کی حکومت کے ساتھ جو وہاں پر کسان ہیں
 جن کو پانی چاہیے لیکن وہ بجلی استعمال ٹیوب ویلوں میں بل ادا نہیں کرتے تھے تقریباً اٹھائیس تیس
 ارب روپے کے لگ بھگ سال کا ہمارا وفاق سے وہاں پر جاتا تھا اور وہ سارا بالکل ایک اندھے
 کنویں میں وہ پیسہ غرق ہو جاتا تھا کیونکہ ہر سال this was a recurring future
 تو اس کو الحمد للہ solve کیا گیا بلوچستان کی حکومت کے ساتھ مل کر اور میں شکر یہ ادا کرتا ہوں
 ان کے وزیر اعلیٰ کا جناب سرفراز بگٹی صاحب کا ان کی حکومت کا اپنے جو وزراء ہیں ہمارے وزیر
 power law minister سیکرٹری power law minister سیکرٹری فنانس آپ
 سب کا جنہوں نے اس میں بڑی contribution کی ہے اور آپ بچپن ارب روپے جو ہیں
 وہ اپنا یہ ستر ارب روپے کا یہ منصوبہ ہے بچپن ارب روپے وفاق اپنا اس میں contribute کر رہا
 ہے باقی بلوچستان کے تین مہینے کا انہوں نے target بنایا ہے اور ہم نے ان کو free
 hands دیا ہے کہ آپ اس میں آگے بڑھیں اور اس میں تو یہ کیا ہے کیا بلوچستان جو ایک

پسماندہ صوبہ گنا جاتا ہے اور میں سمجھتا ہوں ان کی جتنی بھی ہم support کریں وہ کم ہوگی اس کے لیے کسی نے آواز اٹھائی گئی جو آج جو دھرنے دے رہے ہیں اور جو دوسرے جو کام کر رہے ہیں تو اگر ان کے لیے آواز نہیں اٹھائی تو پھر یہ کیا ہے یہ سیاسی برائے سیاست ہے جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی ایک اچھی مثال نہیں ہے آج قوم کے لیے جہاں پر آج بے پناہ چیلنجز کا سامنا ہے ہمیں اس کے علاوہ آپ دیکھتے ہیں کہ ہم نے بجلی چوری کے لیے ہم نے بے پناہ efforts کی ہیں میں خود اس کے لیے ریگولر میٹنگز میں لے رہا ہوں اور اس کو ہم فالو کر رہے ہیں اور اس میں بجلی چوری کے حوالے سے بھی ایک کریڈٹ جس کو جانا چاہیے وہ ضرور دینا چاہیے کہ انٹرم گورنمنٹ میں بجلی چوری کے بہت اچھے اقدامات کیے موثر لیکن وہ interim government جو تھی اس کے ساتھ ساتھ جو ہمارے سپہ سالار ہیں ان کی ایک commitment تھی کہ جس کی وجہ سے interim government میں بجلی چوری کا جو بڑا ایک سخت نوٹس لیا گیا اس کا بڑے نتائج سامنے آئے تو یہ ہمیشہ تو میں مل کر آگے بڑھتی ہیں یہ کوئی اور آپ کی بات نہیں ہے its not about you and me its about us کہ ہمیں اجتماعی طور پر کاوشیں کرنی ہوتی ہیں سب اداروں کو اپنے آئینی دائرے میں رہ کر اپنی اگر وہ ایک دوسرے کی support کرتے ہیں تو اس طرح تو میں بنتی ہیں اسی طریقے سے آج بھی اگر بجلی چوری کے حوالے سے federal government ministry of power جو اپنی efforts کر رہی ہیں صوبوں کے ساتھ مل کر تو اس حوالے سے میں تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں صوبہ پنجاب اور سندھ کو جو پوری طرح اس معاملے پوری معاونت کرائیں

اور جو سپہ سالار کی جو commitment ہے اس کے ساتھ ساتھ تو دیکھیں یہ کوئی isolation میں کوئی چیز نہیں ہوتی پاکستان جیسے ملک میں چھتر سال میں جو ہماری تاریخ ہمارے سامنے ہے تو بغیر کسی تفسیر میں جائے بغیر اگر میں یہ کہوں کہ آج اگر ہمیں the whole of the government approach ہی ایک واحد نسخہ کیسا ہے تو یہ بات غلط نہیں ہے یہ واحد ہے کہ ہم ملک کو ہم آگے لے کر جاسکتے ہیں اور challenges سے ہم نجات حاصل کر سکتے ہیں اسی طریقے سے آپ دیکھتے ہیں کہ غریب آدمی کی protection کے لیے اس کی اشک شونی کے لیے جو ٹیکسز جو اس بجٹ میں ہمیں لگانے پڑے بعض ٹیکسز تو بالکل جائز ہیں کہ اگر ہم نے expand نہ کیا اپنا ٹیکس بیس تو بالکل معاملہ ختم ہو جائے گا مگر جو ٹیکس pay کر رہے ہیں ان کے اوپر مزید بوجھ ڈالنا یہ بھی ایک بہت ایک کوئی بہت قابل تعریف بات نہیں ہے تو salaried کلاس کے اوپر ٹیکس لگا ہے میں اس کا مجھے اس کا پورا احساس ہے اسی لیے ہم نے دو سو نوٹس تک جو consumers ہیں protected اور non protected ان کو اپنے پی ایس ڈی پی میں سے پچاس ارب روپے کٹ لگا کر ہم نے غریب آدمی کو عام آدمی کے صارفین کو protect کیا ہے اور یہ جو ہاؤس ہولڈ جو consumers ہیں صارفین یہ اس کی چورانوے فیصد آبادی بنتی ہے کوئی ڈھائی کروڑ خاندان لیکن ہم سمجھتے ہیں میرے جو senior colleagues بیٹھے ہیں کابینہ میں اس طرف بھی اس طرف بھی ہم سب سمجھتے ہیں کہ ہمیں اس سے بھی آگے بڑھنا چاہیے اور کیونکہ آج کے حالات میں دو سو سے چار سو یا پانچ سو unit والا بھی وہ بھی بڑا وہ ایک sector ہے

segment ہے سوسائٹی کا اس کے لیے دن رات کام ہو رہا ہے ہم سب جانتے ہیں کوشش ہو رہی ہے deputy prime minister کی میں نے ایک committee بنائی ہے کل پرسوں بڑی ہم نے لمبی presentation لی ہیں اور گفتگو کی ہے میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا لیکن میں کوئی سیاست برائے سیاست تو نہیں کر رہا میں اور یہ ساری ٹیم ہماری parties جو اپنا colition parties ہیں ہم عوام کے ساتھ ان کی آواز کے ساتھ آواز میں لا رہے ہیں اور جو کچھ بھی ان حالات میں ہو سکتا ہے as a short term

measure medium term measure long term measure کی ساری کی ساری planning دن رات ہو رہی ہے ابھی بھی آپ دیکھتے ہیں کہ جہاں پر ہم نے یہ پچاس ارب روپیہ مہیا کیا تین مہینوں کے لیے جولائی اگست اور ستمبر مگر اس کے باوجود بھی ہم نے اب جو بل آئے ہیں جولائی کے اگست میں اس کی ادائیگی کے لیے دس دن کا ہم نے ایک اور ان کو دیا ہے تاکہ ان کو relief مل جائے اور اس عرصے میں حکومت مزید جو کچھ کر سکتی ہے وہ اقدامات کرے اسی طریقے سے آپ نے دیکھا بجٹ کے دورانیے میں جو industry across the board exporters کو across the board یہ نہیں کہ خالی unit ان کی جو قیمت ہے industry کے لیے کم کی گئی جس کے اوپر تقریباً شاید ایک سو ستر ارب یا دو سو روپے خرچ کیے گئے اپنا حکومت پاکستان نے اس میں کوئی صوبے کی contribution صرف خالصتاً حکومت پاکستان نے یہ ایک سو ستر ارب روپے یا دو سو ارب خرچ کر کے ساڑھے آٹھ روپے فی unit across the board صنعتوں

کے لیے یہ relief دیا ہے اور اب ہم مزید اس میں آگے بڑھ رہے ہیں لیکن اس میں قانونی پیچیدگیاں ہیں اس میں چیلنجز ہیں جن کو ہم نے بڑے دھیان سے بڑے صبر سے بڑے تحمل سے ہمیں اس کو دیکھنا ہوگا کوئی جذباتی فیصلہ کر بیٹھے ہیں کہ جس طرح آپ کو یاد ہے کہ absolutely not اور بیٹھے بٹھائے absolutely not نے کیا اپنا حشر کیا وہ آپ سب جانتے ہیں بیٹھے ایک اچھے تعلقات کو تباہ و برباد کیا گیا سائنفر لہرایا گیا اور جھوٹا ایک بیانیہ بنایا گیا اس سے ہمارے تعلقات کو کتنا ذوق پہنچا دھچکا لگا اس کو آج بھی ہم اس کو repair کرنے کے لیے دن رات کوشش کر رہے ہیں تو ہمیں بجلی کی قیمتیں کم کرنی ہے اس کے بغیر نہ export بڑھ سکتی ہے نہ industry آگے بڑھ سکتی ہے نہ زراعت آگے بڑھ سکتی ہے نہ صارفین کو اپنا اس کا بوجھ کم ہوگا یہ بوجھ کم کریں گے تو ہماری exports بڑھیں گی ہم competition میں آگے ہوں گے آج import substitution کے نام پر ٹیرف کی ایک ہمالیہ نماد یواریں کھڑی کر دی گئی ہیں اور fat cows بن گئی ہیں اندر پاکستان میں جو compete ہی نہیں کر سکتی تو ہمیں جہاں پر ان کو competition میں expose کرنا ہے وہاں پر ان کو جوان کا موثر ترین ہتھیار ہے وہ بجلی کی قیمتوں میں کمی ہوگی تو وہ ظاہر ہے کہ اپنی cost of production کم کر سکیں گے ساتھ باقی جو اجزاء ہیں efficiencies کو آگے بڑھانے کے لیے ماڈرن ٹیکنیکس ماڈرن مشینری ان کو ریپلیس کرنا ہوگا وہ تفصیل کی بات ہے میں اس پہ نہیں جا رہا میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جو میڈیم ٹرم ہمارا جو میجر ہے وہ جو capacity payments ہیں جو ہماری equities returns ہیں

جن کو کہتے ہیں پھر ہمارے جو loans ہیں ان کے اوپر جو financial charges یا بجلی کے منصوبے ادا کر رہے ہیں اب میں بغیر کسی تفصیل میں جائے بغیر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بعض ایک تو حکومت کے اپنے آئی پی پیز ہیں government of pakistan کے ان کا کوئی issue نہیں ہے اس کے اوپر ہم الحمد للہ بڑی تیزی سے کام کر رہے ہیں اور وہ ہم اس کا جو بھی اس کا mechanism ہے فارمولا وہ طے ہو جائے گا ایک ایسے جو پرائیویٹ سیکٹر میں لگے ہوئے ہیں پاکستان کے اندر میں جو اور پاکستانیوں نے لگائے ہیں اس میں بغیر تفصیل کے جائے بعض آئی پی پیز نے اپنے منافع بہت ان کو مل چکے ان کے loans کافی ہو چکے ان کی جو چار جز کافی ہو چکے اور وہ ان کی جو ہے وہ اس سے بالکل مختلف ہے جو انہوں نے شاید میں مثال دے رہا ہوں چند ایک دو سال پہلے لگائے یا اور ان کی انہوں نے loan بھی پے کرنے ہیں ان کے جو کا بھی issue ہے ان کی کا بھی issue ہے تو چین جو ہے اس سے میں نے اب چین کو بھی میں نے خط لکھا ہے یہ تو اب its matter public domain now کہ میں نے چین کو خط لکھا ہے reprofaling کے لیے خود چینی صدر نے آپ اندازہ کریں جن کی investment پاکستان میں انہوں نے مجھ سے کہا banquet پہ کہ جناب وزیراعظم آپ conversion کرنے جا رہے ہیں کا منصوبہ ہے آپ کا یہ سی پیک کے coal base projects کا تو اس کی کیا brief اس کا case ہے میں نے بتایا کہ اگر ہم convert کریں گے ان bowlers کو اور imported goal اپنا import کم ہو جائے گی اور تھر کول جو ہے اس کا استعمال شروع ہو جائے گا max it will be have

match اس سے ہمیں 500 ملین ڈالرز کے investment ہیں سالانہ ہماری ایک بلین ڈالر کی ہمیں بچت ہو جائے گی which is a very big think اگر ایک بلین ڈالر foreign exchange میں اگر ہمارا کم ہوتا ہے تو انہوں نے اس کو appreciate کیا انہوں نے بڑے غور سے سنا پھر وزیر خزانہ تشریف لے گئے چین وزیر جو ہمارے

وزیر power ہیں وہ تشریف لے گئے چین ان کی بڑی وہاں پر اچھی meetings ہوئی اس بارے میں تو راتوں رات تو room نہیں بناتھا ہتھیلی پہ سر تو نہیں جمی تھی تو اس کے لیے پوری effort ہو رہی ہے لیکن اس کو میں public domain میں ایک سیاسی اکھاڑے میں لے جاؤں اور سیاست کروں اور جذباتی absolutely not والے نعرے لگانا تو میں سمجھتا

ہوں کہ آئیل مجھے مارنے کے مترادف ہے تو ہم بہت احتیاط سے بہت سمجھ بوجھ سے ان سارے معاملات کو ہمیں قدم قدم حل کرنا ہے اور ابھی جو first measure ہم اس کے اوپر دن رات کوشش کر رہے ہیں ہم اس کے اوپر چند دنوں میں اس کی تفصیل میں یہاں پر نہیں بتا سکتا لیکن پھر سیکنڈ step ہے پھر third step ہے تو لہذا میری اپنے قوم کے اپنے بھائیوں اور بہنوں سے گزارش ہے کہ حکومت پاکستان پوری طرح تندہی کے ساتھ آپ کے مسائل سے کونہ صرف اس سے آگاہ ہے بلکہ آپ کو relief پہنچانے کے لیے چاہے وہ گھریلو صارفین ہوں بجلی کے چاہے وہ صنعتیں ہیں domestic consumption کے لیے چاہے وہ

exporters ہیں چاہے وہ زراعت ہے چاہے وہ کامرس ہے سب کے لیے ہم دن رات کاوشیں کر رہے ہیں اور انشاء اللہ اور یہ کوئی میں سمجھتا ہوں کہ کسی بھی سیاسی دباؤ میں نہیں میں بلا

خوف تردید یہ بات کہنا چاہتا ہوں یہ نواز شریف کی آواز ہے یہ میری آواز ہے یہ ہماری اتحادی جماعتوں کی آواز ہے یہ ہماری اتحادی جماعتوں کے سربراہوں کی آواز ہے یہ پوری قوم کی آواز ہے تو اس آواز کو نہ صرف ہم اچھی طرح سن رہے ہیں بلکہ خود محسوس کر رہے ہیں بلکہ خود ہمارا یہ فیصلہ ہے کہ ہمیں اس طرف بڑھنا ہے تو جو لوگ اس کا خیر میں ہمارا ہاتھ بٹائیں گے وہ ہمارے سروں کے تاج ہیں بلکہ ہم پوری ان کی عزت کریں گے اور جو لوگ اس میں نا اہل پائے گئے تو وہ ہمارے ساتھی نہیں ہیں تو یہ ہے تھا کہ آج میں ذرا ایک پورے طریقے سے ایک میں اپنی آپ کابینہ کی اس بڑی اہم میٹنگ میں یہ باتیں میں گوش گزار کروں اور قوم تک یہ باتیں پہنچاؤں تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے اور جو سیاست برائے سیاست ہو رہی ہے اس کا قلعہ قمل کیا جاسکے